انسان عاجزی و انکساری سے دعا کر کے رحیم خدا سے فیض پا سکتا ہے

دعاؤں کی قبولیت اور صفت رحیم سے حصہ پانے کی کوشش کریں

یہ رحمت نیک اعمال بجالانے، تزکیہ نفس اور طہارت قلب سے حاصل ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 فروری 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے تشہد و تعوذ کے بعد سورۃ النحل کی آیت نمبر 19 تلاوت فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدا کی صفت رحمٰن کے بعد صفت رحیم کے معانی اور پر معارف تشریح بیان کی اور فرمایا کہ سورۃ فاتحہ میں خدا تعالیٰ کی جو تیسری صفت بیان ہوئی ہے وہ رحیم ہے۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے اس لفظ اور صفت کی وضاحت میں لغات کے حوالے سے مختلف علماء اور مفسرین کے بیان کردہ معانی اور تشریح کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ الرحیم اسے کہتے ہیں جس کی رحمت بہت زیادہ ہو۔ فرمایا کہ جمہور علماء کا قول ہے کہ الرحیم نام کے اعتبار سے عام ہے اور اظہار کے لحاظ سے خاص ہے۔ الرحیم کی صفت صرف مومنین کے حوالے سے آتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ مومنوں سے رحم کا سلوک کرتا ہے۔ الرحمٰن اس اعتبار سے ہے کہ وہ مخلوق میں سے ہر نیک و بد پر مہربانی کرنے والا ہے اور الرحیم کی صفت خاص مومنوں پر لطف و احسان کرنے کے اعتبار سے ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں رحمان ہوں اور اس حوالے سے تم مجھ سے بڑی بڑی چیزیں طلب کرتے ہو، ویسا ہی میں رحیم بھی ہوں پس تم مجھ سے جوتے کا تسمہ بھی طلب کرو اور ہنڈیا کا نمک بھی مانگو۔ اس صفت سے اگر فیض اٹھانا ہے تو ہر انسان اپنی عاجزی وانکساری کو بڑھائے اور دعا اور تضرع کی طرف توجہ کرے۔ تکبر اور غرور اپنے اندر سے نکالے تو تبھی صفت رحمانیت سے فیض حاصل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کا تقاضا ہے کہ اپنی ہستی کو کلیتہً مٹا دے۔ الرحیم یعنی وہ خدا نیک اعمال کی نیک تر جزا دیتا ہے اور کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا اور یہ صفت رحیمیت کے نام سے موسوم ہے۔ رحیمیت وہ فیض الٰہی ہے جو صفت رحمانیت کے خلوص سے خاص تر ہے۔ یہ فیضان نوعِ انسانی کی تکمیل اور انسانی فطرت کو کمال تک پہنچانے کیلئے مخصوص ہے۔ یہ رحمت پورے طور پر نازل نہیں ہوتی جب تک اعمال بجالانے میں پوری کوشش نہ کی جائے اور جب تک تزکیہ نفس نہ ہو اور ریا کو پوری طرح ترک کر کے خلوص کامل اور طہارت قلب حاصل نہ ہو اور جب تک خدائے ذوالجلال کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر موت کو قبول نہ کر لیا جائے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جنہیں نعمتوں سے حصہ ملا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دعاؤں کی قبولیت کیلئے اور اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے حصہ پانے کیلئے اپنے نفسوں کا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے ہیں اور اس کی خاطر اپنی خواہشات اور نفسوں کو کچلنے والے ہیں۔ پس استغفار کرتے ہوئے اپنے اعمال کو درست کریں اپنی عبادتوں کے معیار کو بڑھائیں تبھی اس صفت سے فیض یاب ہوسکیں گے۔ کہ ہر احمدی کو اس طرح بھی سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی رحمانیت کے صدقے احمدی گھرانوں میں پیدا کیا۔ اور نئے شامل ہونے والوں کو اپنی رحیمیت کے صدقے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان فضلوں اور نعمتوں کا تقاضا ہے کہ ہم شکر گزاری کریں اور اللہ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت کرتے ہوئے اعمال صالحہ بجالائیں اور اس کی بخشش کے ہر وقت طلبگار رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ رحیم خدا کی رحیمیت کے حصول کے لئے استغفار بہت ضروری ہے اس لئے قرآن میں خدا تعالیٰ نے اکثر جگہ پر لفظ رحم کو صفت غفور کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ رحیمیت میں ایک خاصہ پردہ پوشی کا بھی ہے۔ مگر اس پردہ پوشی سے پہلے یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی عمل ہو اور اس عمل کے متعلق اگر کوئی کمی یا نقص رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحیمیت سے اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ فلسفہ دعا اور رحیمیت کے تعلق کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جب ہم دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ توجہ فرماتا ہے۔ جب ایک بچہ بھوک سے چلاتا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آ جاتا ہے۔ تو یہ بچے کی چلاہٹ ہے جو دودھ کو کھینچ لاتی ہے تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں تو کچھ بھی نہیں کھینچ کر لا سکتیں؟ سب کچھ آتا ہے مگر جو آنکھوں کے اندھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے۔ انسان حیوان ناطق ہے اور اپنے نطق کے ساتھ خدا تعالیٰ کا فیض پا سکتا ہے۔ جبکہ دوسری چیزوں کو نطق عطا نہیں ہوا۔ پس انسان کا دعا کرنا انسانیت کا ایک خاصہ ہے جو اس کی فطرت میں رکھا گیا ہے۔ صفت ربوبیت اور رحمانیت دعا کو نہیں چاہتیں اور تمام پرند چرند کو اپنے فیض سے مستفیض کر رہی ہیں اور صفت رحیمیت انسان کیلئے خلعت خاصہ ہے۔ اگر انسان ہو کر اس صفت سے فائدہ نہ اٹھائے تو گویا ایسا انسان جانوروں کی مانند ہے۔ اس صفت کے فیض سے انسان ولایت کے مقام پر پہنچتا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایسا یقین لاتا ہے کہ گویا آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔

آخر پر حضور انور نے دعا کی کہ خدا تعالیٰ ہمیں صفت رحیمیت کا صحیح فہم و ادراک عطا فرمائے اور ہم اسے اپنی زندگیوں پر لاگو کرتے ہوئے اس پر مکمل طور پر عمل کرنے والے بنیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات و احسانات سے مزید حصہ پانے والے ہوں اور منعم علیہ گروہ میں شامل ہوں۔ آمین